(۱)

حقیقت الفقہ

پر ایک نظر

افادات

حضرت مولانا ابوبکر غازی پوری (انڈیا)

جمع و ترتیب

ریحان جاوید

ناشر

مکتبہ اہلسنت گلشن اقبال کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد! قارئین کرام ہم یہاں پر آپ کے سامنے غیر مقلدین کی مشہور کتاب حقیقت الفقہ کا مختصر سا جائزہ پیش کرتے ہیں۔

حقیقة الفقه الموسومة بالاسم التاریخی افاضات الجدیده علی ضیافة الاحبة

حقیقۃ الفقہ کا جونسخہ اس وقت ہمارے پیش نظر ہے وہ ۲۳×۳۶ سائز کے ۲۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے مصنف مولانا محمد یوسف جے پوری غیر مقلد ہیں تصحیح ونظر ثانی مولانا محمد داؤد راز غیر مقلد کی ہے۔ اور اسلامک پبلشنگ ہاؤس ۲ شیش محل روڈ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب ایک مقدمہ اور دو حصوں پر مشتمل ہے۔

(۱) کتاب کا مقدمہ ۱۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جو کہ اصل کتاب سے ۷۲ صفحات زیادہ ہیں جبکہ اصل کتاب کے دونوں حصے ۱۰۸ صفحات پر مشتمل ہیں۔

(۲) یہ کتاب آج سے تقریباً ۸۰ سال پرانی ہے۔

(۳) پہلے حقیقت الفقہ تین حصوں میں تقسیم تھی اب صرف ایک مقدمہ اور دو حصے بنا دیئے ہیں اور کافی حد تک ردو بدل کر دیا ہے۔ اور بہت سی باتیں اس ایڈیشن میں نکال دی ہیں۔ اور مسائل کے نمبر بھی تبدیل کر دیے ہیں۔

(۴) مولانا محمد یوسف جے پوری نے ساری کتاب مختلف کتابوں سے سرقہ کر کے بنائی ہے۔ جن میں معیار الحق، ظفر المبین، اور الجرح علی ابی حنیفہ خاص طور پر

ذکر ہیں۔ مولانا یوسف جے پوری خود ص ۱۲ پر سبب تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

آج یہ خاکسار ہیچ مداں کج مج زبان جس موضوع پر خامہ فرسائی کرنا چاہتا ہے اس میں علماء کرام نے کافی سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ جن میں خاص کر قابل ذکر سولوی محی الدین صاحب مرحوم لاہوری مؤلف ظفر المبین ہیں۔

نیز ماخذ کا ذکر کرتے ہوئے ص ۵ سطر ۱۱ پر معیار الحق وظفر المبین کا نام درج کیا ہے اور سطر ۱۸ پر مولانا سید نذیر حسین کا اور سطر ۲۰ پر مولانا محی الدین لاہوری کا نام درج کیا ہے۔

جے پوری نے جن کتابوں سے حقیقت الفقہ تیار کی ہے ان کتابوں کے جوابات اسی دور میں دیئے جا چکے تھے۔ جے پوری نے اسی لئے ان کتابوں سے موادلیکر اور طرز تبدیل کر کے وہی مواد نئے نام سے شائع کر دیا۔ اور غیر مقلدین نے شور مچانا شروع کر دیا کہ آج تک اس کتاب کا جواب نہیں آیا۔ جب علماء اہل سنت نے ان اعتراضوں کے جوابات پہلے دے دیئے تو پھر دوبارہ دینے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

معیار الحق کے جواب میں مدار الحق، انتصار الحق وغیرہ کتابیں لکھی گئیں۔ ظفر المبین کے جواب میں فتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین، نصر المقلدین، نصرۃ المجتہدین وغیرہ کتابیں لکھی گئیں۔ الجرح علی ابی حنیفہ کے رد میں کشف الغمہ بسراج الامہ، الاقوال الصحیحہ فی جواب الجرح علی ابی حنیفہ وغیرہ لکھی گئیں تھیں۔

(۵) ص ۱۴ سے ص ۲۳ تک مصنف نے حالات جاہلیت و بعثت بیان کئے ہیں۔ جن کا حنفی اور غیر مقلدین کے اختلاف سے کوئی تعلق نہیں۔

(۶) ص ۲۳ سے ص ۴۳ تک اسلام میں فرقہ بندی کا ذکر کیا ہے۔

(۷) ص ۲۶ سے لیکر ۴۳ تک غنیۃ الطالبین سے لیکر بہتر فرقوں کا نقشہ بنایا ہے۔

صرف اس لئے کہ اس میں ص ۶۲ پر فرقہ حنفیہ کا ذکر کیا ہے۔ ص ۳۹ پر حاشیہ نمبر ۱۰ کے تحت مولانا محمد داؤد راز صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی مقتدا ہیں فرقہ حنفیہ کے۔ اکثر اہل علم نے ان کو مرجیہ فرقے میں شمار کیا ہے۔

امام صاحب پر مرجیہ ہونے کا الزام کافی پرانا ہے۔ حنفیوں کی طرف سے اس اعتراض کا جواب بارہا دیا جاچکا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ مقام ابی حنیفہ ص ۱۲۱۔

(۸) ص ۴۳ سے ص ۱۱۵ تک یعنی ۷۳ صفحات میں مسئلہ تقلید بیان کیا ہے اس بحث کا اکثر حصہ تو معیار الحق سے لیا گیا ہے۔ معیار کے علاوہ الارشاد، ظفر المبین سے بھی کافی استفادہ کیا ہے۔ کہیں کہیں تو ان کتابوں کا حوالہ دے دیتے ہیں ورنہ اکثر مقام پر بغیر حوالہ کے ہی نقل کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر چند مقام ملاحظہ فرمائیں۔

مثال نمبر ۱۔ ص ۸۰ میں حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۶۰ کے حوالہ سے جو عبارت نقل کی ہے وہ بعینہ معیار الحق کے ص ۱۰۱ مطبوعہ چیچہ وطنی میں جود ہے۔

مثال نمبر ۲۔ ص ۸۱ پر نمبر ۹۴ میں ایضاح الحق الصریح ص ۶۷ کے حوالہ سے جو عبارت نقل کی ہے وہ بعینہ معیار الحق کے ص ۱۳۰ میں موجود ہے۔

مثال نمبر ۳۔ ص ۸۳ پر نمبر ۹۷ میں عقد الجبید ص ۸۱ کے حوالہ سے جو عبارت نقل کی ہے وہ بعینہ معیار الحق کے ص ۱۰۲ میں موجود ہے۔

مثال نمبر ۴۔ ص ۱۰۹ پر نمبر ۱۶۷ میں عقد الجید ص ۳۷ کے حوالہ سے جو عبارت نقل کی ہے وہ بعینہ معیار الحق کے ص ۱۰۱ نمبر ۲ میں موجود ہے۔

ہم نے صرف معیار الحق کے حوالوں کی مثالیں پیش کی ہیں جے پوری نے ظفر المبین اور الارشاد کے اکثر حوالے نقل کئے ہیں مگر کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔

مسئلہ تقلید کو سمجھنے کے لئے ہم یہاں پر صرف چند کتابوں کے نام تحریر کرتے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) تقلید کی شرعی حیثیت (۲) الکلام المفید فی اثبات التقلید (۳) الکلام الفرید فی التزام التقلید (۴) الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد۔ انشاء اللہ تسلی ہو جائے گی۔

ص ۱۱۵ پر ایک سرخی قائم کی ہے۔ کعبہ شریف میں چار مصلوں کا قائم کرنا پھر ص ۱۱۶ پر سرخی قائم کی ہے چار مصلوں کا بدعت ہونا۔ اس کا جواب مقام ابی حنیفہ ص ۲۷۹، فتح المبین، سبیل الرشاد میں ملاحظہ فرمائیں۔

ص ۱۱۸ پر ایک سرخی قائم کی ہے۔ حنفی مذہب کی حالت چار سطر کے بعد ایک نئی سرخی قائم کی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور علم حدیث۔ اس کا جواب حقائق الفقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

ص ۱۲۹ پر ایک عنوان قائم کیا ہے حضرت امام ابوحنیفہؒ پر جرح۔

ص ۱۳۲ پر ایک عنوان قائم کیا ہے حضرت امام ابوحنیفہ کے شاگردوں اور ان کی اولاد پر جرح۔

ص ۱۳۴ پر ایک عنوان قائم کیا ہے اہل کوفہ کی حدیث دانی۔

ص ۱۸ سے لیکر ۱۳۴ تک اس بحث کا اکثر حصہ الجرح علی ابی حنیفہؒ سے لیا گیا ہے۔

ص ۱۳۵ پر ایک عنوان قائم کیا ہے فقہاء متاخرین کا حدیث سے تعلق۔

حنفی تو الحمد اللہ سارے ہی شروع ہی سے حدیث کے ساتھ شغف رکھتے ہیں۔ ان سب اعتراضوں کے جوابات ہماری طرف سے دیئے جا چکے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے۔ امام اعظم اور علم حدیث مولانا محمد علی صدیقی کاندھلوی۔ امام ابن ماجہ اور

علم حدیث مولانا عبدالرشید نعمانی۔ مقام ابی حنیفہ۔ مولانا محمد سرفراز خان صفدر۔

ص ۱۴۳ پر ایک عنوان قائم کیا ہے۔ کیا حنفی مذہب میں ولی ہوئے ہیں۔ اس کا جواب مقام ابی حنیفہ اور حدیث اہل حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

ص ۱۴۴ پر ایک سرخی قائم کی ہے فقہ حنفیہ کی حالت ۱۶۶ تک یہ بحث کی ہے۔ فقہ حنفیہ کی حالت اگر کسی نے دیکھنی ہو تو مندرجہ ذیل کتابیں ملاحظہ فرمائیں معلوم ہو جائے گا کہ یوسف جے پوری کیا کہتے ہیں اور اصل میں حقیقت ہے کیا۔

(۲) فقہ حنفی کا اجمالی تعارف۔ ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

(۳) حقیقت الفقہ اول دوم۔ مولانا انوار اللہؒ فاروقی مرید وخلیفہ حاجی امداد اللہؒ

(۴) حضرت امام ابوحنیفہ۔ ابوزہرہ مصری

(۵) مسلک امام اعظم۔ مولانا بشیر احمد قادری۔

(۶) تعارف فقہ۔ سید مشتاق علی شاہ۔

(۷) آثار التشریع یعنی آثار الفقہ الاسلامی۔ علامہ ڈاکٹر خالد محمود

(۸) مقام ابی حنیفہ باب ہشتم۔ مولانا محمد سرفراز خان صفدر وغیرہ۔

ص ۱۶۶ پر ایک سرخی قائم کی ہے شانِ حدیث یہ بحث ص ۱۸۰ تک جاتی ہے۔ جے پوری نے اس بحث میں حدیث کی ضرورت عظمت واہمیت بیان کی ہے اس بات سے تو کسی حنفی کا اختلاف ہی نہیں۔ حدیث کی خدمت برصغیر پاک و ہند میں جتنی علماء اہل سنت احناف نے کی ہے کسی فرقہ نے نہیں کی۔

یہاں تک تو صرف مقدمہ کی بحث تھی آگے ص ۱۸۱ سے حصہ اول شروع ہوتا ہے۔

حصہ اول ص ۱۸۱ سے لیکر ۲۳۰ تک کل ۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اس حصہ میں فقہ حنفی کے ۶۱۹ وہ مسائل ذکر کیے ہیں جو جے پوری کے خیال میں قرآن وحدیث کے

حدیث کے صریح خلاف ہیں۔ مگر مولانا جے پوری صاحب ایک مسئلہ کے خلاف بھی قرآن یا حدیث پیش نہ کر سکے۔ ان اعتراضات کے جوابات حقائق الفقہ کتاب میں ملاحظہ فرمائیں

حصہ دوم ص ۲۳۱ سے لیکر ص ۲۷۸ تک کل ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے اس حصہ میں فقہ حنفی کے ۶۳۷ وہ مسائل ذکر کئے ہیں جو جے پوری کے خیال میں قرآن و حدیث کے موافق ہیں۔

لیکن ان دونوں حصوں میں جے پوری صاحب نے انتہائی خیانت اور بد دیانتی سے کام لیا ہے۔ عبارات میں کتر بیونت کی ہے۔ اور مطالب غلط اخذ کئے ہیں، اس پر مستزاد یہ کہ جن کتب کے حوالے دیے ہیں ان کی اصل عبارات پیش نہیں کیں۔ جبکہ حوالے اصل کتابوں کے دیئے ہیں اور عبارتیں اصل کتابوں کے ترجموں کی درج کی ہیں جن میں اکثر ترجمے خود غیر مقلدین کے کئے ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب ہم اصل کتابوں میں یہ حوالے دیکھتے ہیں تو وہاں ان کا نام ونشان بھی نہیں ملتا۔ مگر سادہ لوح عوام بے چارے حقیقت الفقہ پڑھ کر یہ ہی سمجھتے ہوں گے کہ اس میں دیئے گئے حوالے اصل کتابوں کے ہیں جو صحیح ہوں گے۔ جن کتابوں کے تراجم سے یہ کتاب تیار کی گئی ہے۔ اب ہم کچھ روشنی ان پر بھی ڈالتے ہیں۔ جے پوری نے مندرجہ ذیل کتابوں کے حوالے دیئے ہیں:۔

(۱) عین الہدایہ ترجمہ ہدایہ۔ مترجم مولانا سید امیر علی ملیح آبادی غیر مقلد شاگرد مولانا سید نذیر حسین دہلوی۔

(۲) فتاویٰ ہندیہ ترجمہ فتاویٰ عالمگیری۔ مترجم مولانا سید امیر علی ملیح آبادی غیر مقلد۔ شاگرد مولانا سید نذیر حسین دہلوی۔

(۳) غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار۔ مترجم مولانا خرم علی بلہوری غیر مقلد۔

(۴) نورالہدایہ ترجمہ شرح وقایہ۔ مترجم علامہ وحید الزماں حیدر آبادی غیر مقلد

(۵) احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق۔ مترجم مولانا محمد احسن نانوتوی حنفی۔

(۶) ضروری ترجمہ قدوری۔ یہ ترجمہ ہمیں نہیں ملا۔

(۷) صلوۃ الرحمن ترجمہ منیۃ المصلی۔ یہ ترجمہ ہمیں نہیں ملا۔

(۸) کشف الحاجۃ ترجمہ مالابدمنہ۔

(۹) بہشتی زیور۔ مصنف مولانا اشرف علی تھانوی حنفی۔

ان نو میں سے ۴ کتابوں کے مترجم تو غیر مقلد ہیں بقایا ۲ کا علم نہ ہوسکا امید قوی ہے کہ ان کے مترجم غیر مقلد ہی ہوں گے صرف ۳ کتابوں کے مصنف و مترجم حنفی ہیں۔ زیادہ مسائل پہلی ہی چار کتابوں کے ہیں جو غیر مقلدین کی ترجمہ کی ہوئی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حصہ اول میں کل مسئلے ۶۱۹ ہیں جن کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے۔

عین الہدایہ کے کل مسئلے	۹۴۔
فتاوی ہندیہ کے کل مسئلے	۱۵۰۔
غایۃ الاوطار کے کل مسئلے	۲۷۸۔
نورالہدایہ کے کل مسئلے	۳۷۔
احسن المسائل کے کل مسئلے	۵۔
ضروری ترجمہ قدوری کے کل مسئلے	۵۔
ترجمہ منیۃ المصلی کے کل مسئلے	۲۱۔
مالابدمنہ کے کل مسئلے	۴۔

بہشتی زیور کے کل مسئلے	۲۵
کل میزان	۶۱۹

حقیقت الفقہ کا اول اور ثانی ماخذ

عین الہدایہ اور فتاوی ہندیہ دونوں ترجمے تو مولانا سید امیر علی کے ہیں اور سید امیر علی غیر مقلد تھے۔

مولانا سید امیر علی صاحب ملیح آبادی کے غیر مقلد ہونے کا ثبوت

(۱) مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں۔

مولانا سید امیر علی صاحب کے والد کا نام معظم علی اور وطن ملیح آباد تھا۔ حدیث و علم رجال اور تفسیر میں کم لوگ ان کے پایہ کے اور ان جیسے صاحب نظر قرب و جوار میں تھے ۱۲۷۴ھ ۱۸۵۸ء میں ولادت ہوئی۔ مولانا حیدر علی مہاجر اور مولانا بشیر الدین قنوجی اور مولانا سید نذیر حسین دہلوی (یہ تینوں غیر مقلد تھے۔) سے خاص تلمذ تھا عرصہ تک منشی نولکشور کے مطبع میں تصحیح و مقابلہ کا کام کیا پھر اس سے مستعفی ہو کر کچھ عرصہ مدرسہ عالیہ کلکتہ اور پھر جدہ میں عرصہ تک تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ آخر کار ارکان ندوۃ العلماء کی درخواست پر ندوہ کی صدر مدرسی قبول فرمائی، ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف کا ایک دفتر بے پایاں چھوڑ کر وفات پائی، مولانا نہایت رواں قلم، کثیر التصانیف عالم تھے، ہزاروں صفحات ترجمہ اور تصنیف کے یادگار ہیں، نہایت ذکی، قوی الحفظ اور کریم النفس انسان تھے، تقلید کے پابند نہ تھے علم بالمذہب میں توسیع سے کام لیتے تھے، اور کبھی دلیل کی بناء پر کسی دوسرے امام کے مسئلہ یا حدیث پر عمل کرتے تھے تصنیفات میں تنہا "تفسیر مواہب الرحمٰن" ہی ان کا عظیم کارنامہ ہے جو تیس جلدوں میں ہے اور ہدایہ اور فتاوی عالمگیری کا ترجمہ بھی یادگار ہے۔

(حیات عبدالحی حاشیہ نمبر ۱۰ ص ۴۷ مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی)

(۲) مولانا محمد اسحاق بھٹی شاگرد مولانا اسماعیل سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

(الف) مولانا سید امیر علی نے رجب ۱۳۳۷ھ میں لکھنوء میں انتقال کیا۔ مسلکاً اہل حدیث تھے۔ (برصغیر پاک وہند میں علم فقہ ص ۳۵۰)

جے پوری نے حقیقت الفقہ میں کئی مقام پر مقدمہ عالمگیری کا حوالہ بھی دیا ہے۔ جو کہ سید امیر علی ہی کا لکھا ہوا ہے اور اصل فتاوی عالمگیری میں نہیں ہے۔

(ب) مولانا اسحاق بھٹی مزید فرماتے ہیں۔

فتاوی عالمگیری کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے جو قبول و تدوال کے اعتبار سے اصل عربی کتاب اور اس کے فارسی ترجمہ پر فوقیت لے گیا ہے۔ یہ ترجمہ مشہور عالم دین مولانا سید امیر علی ملیح آبادی مرحوم کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ اس کی عظیم خصوصیت یہ ہے کہ شروع میں فاضل مترجم نے ایک مبسوط اور مفصل مقدمہ تحریر فرمایا ہے جو نہایت محققانہ اور عالمانہ ہے۔ یہ مقدمہ بڑی تقطیع کے تقریباً تین سو صفحات کو محیط ہے۔ مولانا مرحوم سے یہ ترجمہ مطبع نول کشور لکھنوء کے مالک منشی نول کشور نے کرایا اور انہی نے سب سے پہلے شائع کیا۔ (برصغیر پاک و ہند مین علم فقہ ص ۳۴۷ مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور)

(ج) مولانا اسحاق بھٹی صاحب سید امیر علی کی تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ (۴) عین الہدایہ یہ فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کا اردو ترجمہ اور اس کی شرح ہے یہ کتاب چار جلدوں میں مکمل ہوئی اور ہزاروں صفحات میں پھیلی ہوئی ہے۔

(برصغیر پاک وہند میں علم فقہ ص ۳۵)

(۳) مولانا حکیم سید الحی صاحب حسنی لکھتے ہیں۔

وکان اعلم العلماء فی زمانہ واعرفھم بالنصوص والقواعد

مع توسعه فی الرجال والحدیث، مدیم الاشتغال فی کتبه، غیر متصلب فی المذهب الحنفی، یتتبع الدلیل و یترک التقلید اذا وجد فی مسألة نصا صریحا مخالفا للمذهب غیر منسوخ۔

ترجمہ اور وہ اپنے زمانہ میں سب سے بڑے عالم، نصوص اور قواعد کے عارف نیز فن رجال اور حدیث میں وسیع معلومات رکھنے والے، ہمیشہ اپنی کتابوں میں مشغول رہنے والے، اور مذہب حنفی میں غیر متشدد تھے، دلیل کا اتباع کرتے اور تقلید کو اس وقت چھوڑ دیتے تھے جب کسی مسئلہ میں ایسی نص صریح پا لیتے جو ان کے مذہب کے مخالف ہوتی لیکن منسوخ نہ ہوتی۔

(نزھۃ الخواطر ج ۸ ص ۶۷ رقم نمبر ۸۷ مطبوعہ کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

(۴) مولانا ابو یحیی امام خاں نوشہروی غیر مقلد سید امیر علی صاحب مرحوم ملیح آبادی کے متعلق لکھتے ہیں۔

یہ بزرگ اہلحدیث عقیدے پر تھے اور علمائے اعلام سے ان کے حالات رسالہ صبح سعادت لاہور میں میری نظر سے گزرے۔ مگر سہو و تغفل کی وجہ سے نقل نہ کر سکا (مؤلف)

(تراجم علمائے حدیث ہند جلد اول ص ۵۴۶ حاشیہ نمبر ا مطبوعہ ریاض برادرز لاہور)

نوٹ غیر مقلد تو ضرور تھے مگر آجکل کے غیر مقلدین کی طرح متشدد نہ تھے۔

تیسرا ماخذ غایۃ الاوطار)

تیسرا ماخذ جے پوری نے غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار کو بتایا ہے۔ یہ مولانا خرم علی بہلوری غیر مقلد اور مولانا محمد احسن نانوتوی حنفی دونوں کا کیا ہوا ترجمہ ہے۔ جے

پوری نے زیادہ تر مولانا خرم علی کے ترجمے والے حصے کو ہی اپنی کتاب کا ماخذ بنایا ہے۔
مولانا خرم علی پہلے حنفی تھے بعد میں غیر مقلد بن گئے تھے اور غالب گمان ہے کہ یہ ترجمہ
اسی دور کا کیا ہوا ہے جب وہ غیر مقلد تھے۔ گو وہ موجودہ غیر مقلدین کی طرح متشدد نہ
تھے کیونکہ موجودہ غیر مقلدین تو مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ مولانا ایسے نہ تھے۔

مولانا خرم علیؒ بلہوری کے غیر مقلد ہونے کا ثبوت

(۱) ابو یحی امام خاں نوشہروی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

ولی اللہی خانوادہ (دہلی) کے شاگرد تھے ابتداء اروش عام کے مطابق
غالی مقلد، کہ بقول صاحب تذکرہ علمائے ہند منع قراۃ فاتحہ خلف الامام پر رسالہ لکھا، مگر
جب قسمت نے یاوری کی اور اسمعیل شہید علیہ الرحمۃ کی مصاحبت نصیب ہوئی تو اتباع
سنت کا رنگ چڑھ آیا۔ (اور اسی پر خاتمہ ہوا)

(تراجم علمائے حدیث ہند مطبوعہ ریاض برادرز لاہور)

(۲) امام خاں نوشہروی ہی اپنی دوسری کتاب (ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی
خدمات) مطبوعہ مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی کے ص ۷۳ میں کتب عقائد کا ذکر کرتے ہوئے
(۷۸) اٹھہتر ویں نمبر پر مولانا خرم علی بلہوری اور ان کی مشہور زمانہ کتاب نصیحۃ المسلمین
کا ذکر کیا ہے۔

(۳) مولانا فقیر محمد جہلمی حنفی لکھتے ہیں

پس اسی واسطے مولوی خرم علی نے بھی جو غیر مقلدین کے پیشوا خیال کیے
جاتے ہیں۔

(السیف الصارم المنکر شان الامام اعظم ص ۴۵ مطبوعہ سراج المطابع جہلم)

(۴) مولانا اسحاق بھٹی غیر مقلد مولانا خرم علی کی تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے
ہیں۔

(٦) رسالہ فاتحہ خلف الامام یہ اس دور کی تصنیف ہے جب وہ مسلک حنفی سے وابستہ تھے اس میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے مخالفت کی ہے۔ بعد میں مسلک اہل حدیث اختیار کر لیا تھا اور مولانا محمد اسماعیل شہید سے وابستہ ہو گئے تھے۔

(فقہائے پاک و ہند جلد اول ص ۲۲۸ مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور)

(۵) مولانا اسحاق بھٹی لکھتے ہیں۔

اخذ طریقت سید احمد شہید بریلوی سے کیا اور طویل عرصے تک ان سے منسلک رہے۔ پھر باندہ گئے اور نواب ذوالفقار خاں بہادر رئیس باندہ سے وابستہ ہو گئے۔ نواب مذکور کے حکم سے حدیث وفقہ کی بعض ضخیم واہم کتابوں کا اردو میں ترجمہ کیا۔

(فقہائے پاک و ہند ص ۲۲۷)

(٦) مولانا اسحاق بھٹی غایۃ الاوطار کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(۲) غایۃ الاوطار اردو ترجمہ درمختار کتب فقہ میں ''درمختار'' حنفی فقہ کی مشہور کتاب ہے جو مسائل فقہیہ کی جزئیات کو محتوی ہے کتاب چار جلدوں میں پھیلی ہوئی ہے اور مستند ومعتبر کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ مولانا خرم علی نے ۱۲۵۰ھ میں نواب ذوالفقار خان بہادر کے حکم سے اس کا اردو ترجمہ شروع کیا کافی حصے کا ترجمہ ہو چکا تھا۔ لیکن موت نے مہلت نہ دی اور ترجمہ مکمل نہ ہو سکا۔ باقی ترجمہ مولانا محمد احسن نانوتوی نے کیا۔ علم فقہ کی بہت بڑی خدمت ہے جو مولانا خرم علی نے کی یہ چاروں جلدیں ۱۸۷۶ء میں مطبع نول کشور کانپور اور لکھنو سے شائع ہوئیں۔

(فقہائے پاک و ہند ص ۲۲۷ و ۲۲۸)

ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مولانا نے یہ ترجمہ ایک

ملازم ہونے کی حیثیت سے کیا تھا۔ حنفی ہونے کی حیثیت سے نہیں۔ چونکہ مولانا عربی دان تھے۔ کتابوں کا ترجمہ وغیرہ کر کے گذر اوقات کرتے تھے۔ جیسے مختصر بخاری شریف کا ترجمہ ایک شیعہ عالم دین مولانا نائب حسن نقوی نے کیا ہوا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ فقہ حنفی یا کسی اور فقہ کی کتابوں کا ترجمہ اسی فقہ کو ماننے والے کو کرنا ضروری ہے۔

چوتھا ماخذ نور الہدایہ

جے پوری نے اپنی کتاب کا چوتھا ماخذ نور الہدایہ کو بنایا ہے۔

یہ علامہ نواب وحید الزماں حیدر آبادی غیر مقلد کا ترجمہ ہے۔ علامہ وحید الزماں کا غیر مقلد ہونا اتنا مشہور و معروف ہے کہ اس پر مزید حوالہ جات کی ضرورت نہیں۔

احسن المسائل

اس کے صرف پانچ مسئلے بیان کیے ہیں جن میں ایک بھی ایسا نہیں جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو۔

ضروری ترجمہ قدوری، صلوۃ الرحمٰن ترجمہ منیۃ المصلی، کشف الحاجہ، بہشتی زیور کے مسائل برائے نام ہی ہیں۔ اصل کتاب ان ہی (۴) کتابوں سے تیار کی ہے زیادہ حصہ درمختار اور فتاوی ہندیہ، عین الہدایہ پر مشتمل ہے۔

جے پوری نے حصہ دوم میں ۶۳۷ مسائل فقہ حنفی کے وہ نقل کیے ہیں جو ان کے نزدیک قرآن و حدیث کے عین مطابق ہیں۔

غیر مقلد کہا کرتے ہیں کہ فقہ حنفی ساری کی ساری قرآن اور حدیث کے خلاف ہے۔ الحمد للہ جے پوری نے تسلیم کرلیا ہے کہ فقہ کے زیادہ مسائل قرآن و حدیث کے مطابق ہیں

(15)

حقیقت الفقہ پر ایک نظر

غیر مقلدین مجتہدین کی قابلیت کے کچھ نمونے

حضرت مولانا ابوبکر غازی پوری (انڈیا)

"حقیقۃ الفقہ"

کتاب پرایک نظر غیر مقلدین مجتہدین کی قابلیت کے کچھ نمونے

مولانا محمد یوسف جے پوری مشہور غیر مقلد عالم ہیں اور بقول مولانا مقتدی حسن ازہری ریکٹر جامعہ سلفیہ بنارس "وہ ایک صاحب نظر عالم تھے" مولانا جے پوری چونکہ بقول مولانا مقتدی حسن ازہری " فقہ حنفی کی ناہمواریوں سے واقف تھے" انہوں نے بقول مولانا ازہری صاحب فقہ حنفی کی ناہمواریوں کوظاہر کرنے کے لیے ایک کتاب حقیقۃ الفقہ کے نام سے تالیف فرمائی جو بڑی تحقیقی اور مفید ہے۔

میں بہت دنوں سے اس کتاب کا نام سنا کرتا تھا، غیر مقلدین جماعت کے اصاغر اور اکابر اس کتاب کو بڑی اہمیت دیتے ہیں، بہت سی تحریرات میری نظر سے گذریں جن میں اسی کتاب کے مشتملات ومضامین سے فقہ حنفی پر بمباری کی گئی ہے اور فقہ حنفی کی ناہمواریوں کوظاہر کیا گیا ہے۔

حقیقۃ الفقہ کتاب کی خود احناف کی نگاہ میں کیا اہمیت ہے، بقول مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ۔

"اس میں بعض وہ مسائل ہیں جن کے ائمہ مجتہدین قائل نہیں ہیں اور بعض مسائل میں اپنی طرف سے کتر بیونت کر کے اور اپنے خیال میں ان کو گھناؤنا بنا کر پیش کیا گیا ہے" (مجلہ المآثر شمارہ نمبر۲ جلد ۶)

اس کتاب کی اس واشگاف حقیقت کے باوجود غیر مقلدین جماعت میں اس کتاب کو بڑی اہمیت دی گئی ہے، اس لئے کہ اس میں فقہ حنفی کی ناہمواریوں کوظاہر کیا گیا تھا اور اس کا مصنف ایک صاحب نظر عالم تھا۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا ابھی تک یہ کتاب میرے مطالعہ سے گذری نہیں تھی صرف اس کا نام سنا کرتا تھا، دو ماہ قبل کی بات ہے ایک کتب خانہ میں مجھے یہ کتاب دستیاب ہوگئی ہے اور میں نے فقہ حنفی کی ناہمواریوں سے واقف ہونے کیلئے اس کا مطالعہ دوران سفر ٹرین ہی میں شروع کر دیا اور از اول تا آخر" اس صاحب نظر عالم" کی یہ کتاب پڑھ ڈالی۔

جی ہاں پڑھ ڈالی ، مگر ہوا کیا ، مجھے فقہ حنفی کی ناہمواریوں کا کہیں سراغ تو لگا

نہیں البتہ میرا یہ احساس مزید بڑھا کہ جماعت غیر مقلدین میں ''جہل'' کی فراوانی بہت زیادہ ہے ان کے صاحب نظر علماء کی علمی سطح بھی بہت پست ہوتی ہے، اور ان کے صاحب نظر عالم لوگ کسی اچھے عربی مدرسہ کے متوسط درجہ کی استعداد کے طلبہ کے برابر بھی علمی استعداد نہیں رکھتے ہیں۔

جماعت غیر مقلدین کے علماء پر یہ میرا کوئی الزام نہیں ہے تجربات نے ہمیں اس نتیجہ تک پہونچایا ہے، جامعہ سلفیہ بنارس میں آج کل ''پی، ایچ ڈیوں'' کا جمگھٹا ہے، انہیں پی ایچ ڈیوں میں سے کوئی صاحب ڈاکٹر رضاء اللہ نامی ہیں، سال گزشتہ دہلی سے شائع ہونے والے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے پرچہ ترجمان میں ان کا ایک مضمون شائع ہوا تھا، عنوان تھا۔

''سلفیت کا تعارف اور اس کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ'' (۱)

اس مضمون میں یہ پی ایچ ڈی صاحب لغت میں سلفیت کا معنی بتلاتے ہوئے فرماتے ہیں ''لغوی اعتبار سے'' سلفی سالف کی جمع ہے۔

جی ہاں غیر مقلدین پی ایچ ڈیوں کے نزدیک لغوی اعتبار سے سلفی سالف کی جمع ہے اس قابلیت پر کون نہ مرجائے اے خدا، اندازہ لگایئے جماعت غیر مقلدین میں جہل کی فراوانی کا، اور پھر ان کی قلعی آمیز تحریریں دیکھیے، ان کا ہر صاحبِ قلم براہ راست امام ابوحنیفہ سے پنجہ آزمائی کرتا نظر آئے گا۔

اسی مضمون میں ڈاکٹر رضاء اللہ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

''لاتزال طائفة من امتی علے الحق ظاهرين''

اور اس کا یہ دلچسپ اور پی ایچ ڈیانہ ترجمہ کیا ہے۔

''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی''

اہل علم غور فرمالیں کیا اس حدیث کا یہی ترجمہ ہے ؟ ڈاکٹر صاحب نے

قطعاً غور نہیں کیا کہ جب وہ جماعت حق پر غالب رہے گی تو خود حق کیا ہوگا؟ کیا حق مغلوب نہیں ہوگا، اور حق کو مغلوب کر لینے کے بعد وہ جماعت قابلِ مدح کیسے ٹھہرے گی۔

جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ سلفی کو سالف کی جمع بتلائیں اور ایک حدیث کا بھی صحیح ترجمہ نہ کرسکیں ان کو دعویٰ ہوتا ہے کہ ہم لوگ اپنے اجتہاد کے زور پر کتاب و سنت سے استفادہ کرلیں گے، اور ان کو مسائل شرعیہ معلوم کرنے کیلئے کسی راہنما کی ضرورت نہیں ہے۔ **وفي ذالك عبرة لاولى الابصار.**

بات چل رہی تھی مولانا یوسف جے پوری اور ان کی کتاب حقیقۃ الفقہ کی، مولانا جے پوری کی کتاب پڑھنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ کیا غیر مقلدین جماعت میں اب علم اتنا عنقاء ہوگیا ہے کہ ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری جیسا فاضل بھی مولانا جے پوری کو صاحبِ نظر آدمی کہتے ہوئے شرم نہیں کھاتا، اور صرف مولانا مقتدیٰ حسن ازہری ہی کیا، اس جماعت کا ہر چھوٹا بڑا اس کتاب کے بل بوتے پر اچھلتا کودتا نظر آتا ہے۔

مولانا یوسف جے پوری کی یہ کتاب اپنے علمی مواد کے اعتبار سے کس پایہ کی اور علم و تحقیق کے کس معیار کی ہے، اس سے اجمالی واقفیت تو مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس کتاب کے بارے میں مختصر مگر جامع تبصرے سے معلوم ہوگئی۔ میں اپنے اس مضمون میں مولانا کی قابلیت کے کچھ نمونے پیش کر رہا ہوں جن سے قارئین کو مزید معلوم ہوگا کہ یہ کتاب علم و تحقیق کے اعتبار سے کس پایہ کی ہوگی اور مولانا کتنے بڑے صاحب نظر عالم تھے، اور جو لوگ اس قابلیت کے لوگوں کو بھی صاحب نظر کہتے ہوں، خود ان کی نظر کتنی بلند ہوگی اور ان کی اپنی تحقیق و بحث کا معیار کتنا بلند ہوگا۔

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد میرا اپنا تاثر یہ ہے کہ مولانا محمد یوسف جے پوری کی علمی سطح بہت پست ہے، قرآن وحدیث، فقہ وتفسیر وغیرہ علوم کی بات تو الگ ہے، مولانا جے پوری کو نحو وصرف اور عربی زبان وادب سے بھی بس برائے نام ہی تعلق تھا، معمولی معمولی عربی عبارتوں کا بھی صحیح ترجمہ کرنے کی مولانا موصوف میں صلاحیت واستعداد نہیں تھی، قارئین میری یہ بات سن کر چونکیں نہیں درج ذیل نمونوں سے عبرت حاصل کریں۔

(ا) مولانا جے پوری نے اپنی اس کتاب میں اعلام الموقعین سے یہ عبارت نقل کی ہے۔ انما حدث هذه البدعة فى القر ن الرابع المزمومة على لسانه صلى الله عليه وسلم.

اوراس کا ترجمہ کیا ہے۔

''یہ تقلید کی بدعت چوتھی صدی میں جاری ہوئی ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ جس کی مذمت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو چکی ہے'' ص ۴۵

اہل علم غور فرمالیں کہ مولانا سے اس سادہ سی بالکل واضح عربی عبارت کا ترجمہ بھی صحیح نہیں ہوسکا ہے، اس عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔

یہ بدعت چوتھی صدی میں جاری ہوئی ہے، یہ وہ بدعت ہے جس کی مذمت رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ثابت ہو چکی ہے۔

یعنی مذمت کا تعلق بدعت سے ہے زمانہ سے نہیں ہے، مذموم بدعت کو کہا جارہا ہے زمانہ کی مذمت نہیں کی جارہی ہے۔ المذمومة مؤنث ہے جو عبارت میں بدعت کی صفت ہے قرن کی نہیں۔

حقیقۃ الفقہ کا صاحب نظر غیر مقلد عالم جو فقہ حنفی کی ناہمواریوں کو ظاہر کرنے کیلئے مستقل ایک کتاب لکھنے کا حوصلہ رکھتا ہے اس کی علمی سطح یہ ہے کہ وہ نحو وصرف اور

عربی زبان سے ایسا جاہل ہے کہ معمولی عربی عبارت کا صحیح ترجمہ بھی نہیں کر سکتا۔

(۲) تذکرۃ الحفاظ جلد دوم سے مولانا جے پوری نے یہ عبارت نقل کی ہے۔

فلقد نفا اصحاب الحدیث وتلاشوا وتبذل الناس بطلبه یهزأبهم اعداء الحدیث.

اور اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔

''اصحاب حدیث یکے دیگرے مرتے چلے گئے اور (جو بچے وہ) حقیر سمجھے جاتے تھے لوگوں نے علم حدیث کی نگہداشت چھوڑ دی اور کتاب وسنت کے دشمن ہو گئے'' ص ۴۹

میں اہل علم سے گذارش کروں گا کہ وہ خط کشیدہ عبارت میں غور کر کے بتلائیں یہ ترجمہ عربی عبارت کے کن الفاظ کا ہے، ناظرین اس عبارت کا صحیح ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

اصحاب حدیث ختم ہو گئے اور کمزور پڑ گئے، لوگوں نے طلب حدیث کیلئے باوقار طریقہ چھوڑ دیا، دشمنانِ حدیث والوں کا مذاق اڑانے لگے۔

(۳) ص ۵۰ میں **واد من النظر فی الصحیح** کا ترجمہ کیا ہے۔

''اور بغور صحیحین (بخاری ومسلم) کو دیکھئے۔

مشہور ہے کہ کانے کو ہر چیز دو ہی نظر آتی ہے، یہاں بھی مولانا جے پوری صحیح سے صحیحین یعنی بخاری ومسلم سمجھ رہے ہیں، یہ صرف جہالت وحماقت ہی نہیں بلکہ فریب کاری کا بھی کھیل کھیلا جا رہا ہے، کہنے والا تو یہ کہنا چاہتا ہے کہ اہل علم کو صحیح حدیث کے حصول کی تگ ودو میں لگے رہنا چاہیے خواہ وہ صحیح حدیث بخاری ومسلم میں ہو یا حدیث کی کسی اور کتاب میں، مگر مولانا جے پوری اس کے برخلاف لوگوں کے ذہنوں میں اس غلط وفریب کارانہ ترجمہ سے یہ بٹھلانا چاہتے ہیں کہ صحیح حدیث کا وجود بخاری و

مسلم کے علاوہ اور کہیں نہیں ہے۔

(۴) قال ابن مسعود لا يقلدن احدكم دينه رجلا ان امن امن وان كفر كفر

کا ترجمہ کیا ہے۔

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دین کے بارے میں کسی کی تقلید نہ کرے کیونکہ اگر وہ (متبوع) مومن رہا تو اس کا مقلد بھی مومن رہے گا اور اگر وہ کافر ہوا تو اس کا مقلد بھی کافر رہے گا۔

اہل علم زیر خط عبارت کو پڑھ کر بتلائیں کہ مولانا جے پوری کا مذکورہ عربی عبارت کا ترجمہ کہاں تک صحیح ہے۔ وان امن امن وان كفر كفر کا یہی ترجمہ ہوگا۔ اور لايقلدن احدكم دينه کا ترجمہ مولانا نے صحیح کیا ہے؟ صحیح ترجمہ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

''کوئی اپنے دین کو کسی کا قلادہ نہ بنائے کہ وہ مومن رہے گا تو میں بھی مومن رہوں گا اور وہ کافر ہو جائے تو میں بھی کافر ہو جاؤں گا''

(۵) وجمهور المجتهدين لا يقلدون الا صاحب الشرع کا ترجمہ کیا ہے۔

تمام مجتہدین رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے ص ۶۹

مولانا جے پوری جوش غیر مقلدیت میں جمہور المجتہدین کا ترجمہ ''تمام مجتہدین'' کر رہے ہیں۔

(۶) اسی صفحہ میں حاشا لله کا ترجمہ ''خدا ان سے خوش ہو'' کر کے مولانا نے اپنی بے نظیر قابلیت سے ہم سب کو خوش کر دیا ہے، اصل عربی اور اس کا ترجمہ دیکھئے۔

هل اباح مالك و ابو حنيفة و الشافعي قط لاحد تقليدهم

حاشا للہ منھم ۔ ہر گز روانہیں رکھا مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی نے (خدا ان سے خوش ہو) کسی کے لئے اپنی تقلید کو۔

کسی نے بھلا کب سنا ہوگا حاشا للہ منھم کا یہ فاضلانہ ترجمہ۔

(۷) اور مولانا جے پوری نے تو درج ذیل مشہور عبارت کا جو غیر مقلدانہ ترجمہ کیا ہے وہ غیر مقلدین علماء کی قابلیت کا ایسا شاہکار ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ کی روح جن کا وہ کلام ہے خوش ہوگئی ہوگی، امام مالک فرماتے ہیں

مامن احد الا ماخوذ من کلامہ و مردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا جے پوری نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔

''امام مالک نے فرمایا جو ہے سواپنے کلام سے ماخوذ ہوگا اور اسی پر اس کا کلام رد کر دیا جائے گا سوائے رسول اللہ کے '' (ص ۷۳)

ترجمہ دیکھ کر اہل علم عش عش کر رہے ہوں گے اور زبان و ادب کے ماہرین غش کھا کر گر رہے ہوں گے۔ مگر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روح قبر میں تڑپ رہی ہوگی کہ کس جاہل کے زیر قلم میری یہ بات آگئی ہے۔

افسوس اس سفاہت و جہالت کے باوجود غیر مقلدین کو ائمہ دین کی اتباع و پیروی سے شرم آتی ہے، اور اجتہاد کا دعویٰ کیا جاتا ہے اور فقہ حنفی کی ناہمواری ظاہر کرنے کی ہمت ہوتی ہے، قابلِ داد ہیں وہ لوگ جو علم و قابلیت کی اس پونجی کے بل بوتے پر فقہ حنفی سے پنجہ آزمائی کا حوصلہ رکھتے ہیں، اور قابل مدح و ستائش ہیں وہ لوگ جو استعداد صلاحیت کے فقدان کے باوجود بھی مجتہدین بننے کا خواب دیکھتے ہیں، ناظرین اس عبارت کا صحیح ترجمہ ملاحظہ فرمائیں، امام مالک فرماتے ہیں۔

رسول اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر شخص کی کچھ بات لی بھی جاتی اور چھوڑی بھی

جاتی ہے۔

یعنی صرف اللہ کے رسول کی ذات ہی ایسی ہے جس کی ساری باتیں قابل قبول ہیں آپ ﷺ کے علاوہ کسی کا یہ مقام نہیں ہے خواہ وعلم ومعرفت اور عقل وفقہ میں کتنا اونچا بھی مقام رکھتا ہو جس کی ساری باتیں قابل قبول وقابل عمل ہوں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بہت مشہور کلام ہے، شاید ہی کوئی ایسا عربی داں اور عالم ہو جس کی نگاہ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات بار بار گزری نہ ہو، مگر اس مشہور عبارت کا بھی مولانا یوسف جے پوری سے جو فقہ حنفی کی ناہمواریوں کو بتلانے کیلئے حقیقۃ الفقہ جیسی شاہکار کتاب تصنیف کررہے ہیں صحیح ترجمہ نہ ہوسکا اس جہالت کے باوجود غیر مقلدین دانشور اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والے لوگوں کی نگاہ میں مولانا جے پوری صاحب نظر عالم ہی ہیں۔ (فالی اللّٰہ المشتکی)

(۸) ص ۷۷ میں یہ عبارت نقل کی گئی ہے۔

ماجاء عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم واصحابہ فخذبہ ثم التابعین بعد الرجل فیہ مخیر.

اور اس کا ترجمہ مولانا نے یہ کیا ہے۔

"اور جو آنحضرت اور صحابہ سے پہونچے اس پر عمل کرنا پھر تابعین میں انسان مختار ہے"

اہل علم دیکھ رہے ہیں کہ یہ صاحب جو فقہ حنفی کی ناہمواریوں کو ظاہر کرنے کیلئے "حقیقۃ الفقہ" لکھ رہے ہیں ان کا مبلغ علم کیا ہے، عربی زبان کی کتنی شدبد ان میں ہے، معمولی عربی عبارت کا نہ ترجمہ صحیح کرپاتے ہیں نہ مطلب صحیح سمجھ پاتے ہیں، مگر ان کی حقیقۃ الفقہ پڑھئے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم وفقہ کے عرش وکرسی کے تاجدار ہیں، ائمہ احناف ان کے سامنے طفل مکتب ہیں، اور موصوف سے بڑا نہ کوئی فقیہ ہے

اور نہ مجتہد، تعلی و ترفع کی وہ انتہا کہ توبہ بھلی۔

ناظرین اس عبارت کا صحیح ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

جو آنحضور اور صحابہ کرام سے پہونچے اسے لیلو پھر تابعین سے لو اس کے بعد آدمی کو اختیار ہے۔

یہ کلام حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، حضرت امام موصوف کا مقصد یہ ہے کہ آنحضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام اور تابعین کا زمانہ خیر القرون کا زمانہ ہے اس زمانہ کی خیریت و بھلائی کی شہادت خود آنحضور ﷺ نے دی ہے اللہ کے رسول کا ارشاد ہے۔ ''خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم'' پہلا زمانہ آنحضور ﷺ کا ہے دوسرا زمانہ صحابہ کرام کا تیسرا زمانہ تابعین کا اور خیر و بھلائی ان تینوں زمانہ کو شامل ہے، اس وجہ سے امام احمد فرماتے ہیں کہ مسائل میں دیکھو کہ آنحضور ﷺ کا ارشاد کیا ہے اور اس پر عمل کرو پھر دیکھو کہ صحابہ کرام کا عمل کیا تھا اس پر عمل کرو پھر تابعین کے زمانہ کو دیکھو اور ان کا قول اختیار کرو، اس کے بعد تم کو اختیار ہے کہ تم خود بھی اجتہاد سے کام لے سکتے ہو۔

مگر ہمارے موصوف جے پوری صاحب امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام کو ان کے مقصد کے بالکل خلاف اس کا غلط اور محرفانہ ترجمہ اپنے قارئین کے سامنے پیش کر کے فقہ حنفی کی ناہمواریوں کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔

ہم آگے چل کر بتلائیں گے کہ غیر مقلدین کے صاحب نظر عالم قسم کے لوگ جہالت کے ساتھ ساتھ بے ایمانی کے وصف میں بھی ممتاز ہوتے ہیں، اور ان کا سینہ آتش حسد سے تپتا رہتا ہے حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کے بعد تابعین کا بھی ایک خاص مقام ہے، ان کے علم و فقہ پر امت مسلمہ کو اعتماد کرنا چاہئے، چونکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ بھی تابعی ہیں،

امام احمد کے اس کلام سے خود امام ابوحنیفہ کا بھی مقام معلوم ہوتا ہے، بس یہی بات ان غیر مقلدین کو کھٹک گئی اور ان کے کلام میں معنوی تحریف کر کے اس کا وہ جاہلانہ ترجمہ کیا گیا جس کا نظارہ قارئین کر چکے ہیں۔

(۹) آپ نے اندھے کی لاٹھی کا فلسفہ سنا ہے؟ یعنی اندھا لاٹھی بس چلائے جاتا ہے، کہاں پڑی، کس کو لگی اس سے اندھے کو کوئی سروکار نہیں ہوگا، کبھی یہی حال غیر مقلدین کے صاحب نظر عالم قسم کے لوگوں کا ہوتا ہے، مولانا جے پوری کی اس کتاب میں ہمیں اس قسم کی بھی کئی مثالیں ملتی ہیں مثلاً مولانا نے کئی عبارتیں نقل کی ہیں جس میں ''نظر فی'' کا لفظ استعمال ہوا ہے، مگر مولانا نے اندھے کی لاٹھی کی طرح ہر جگہ اس کا ترجمہ الگ الگ کر کے فقہ حنفی کی ناہمواریوں کا ظاہر کرنے کا دلچسپ فریضہ انجام دیا ہے۔ ص ۷۴ میں ''وانظر فی ذالک لنفسک'' کا ترجمہ کیا ہے۔ ''اور اس سے اپنی جان پر رحم کرنا'' اور ص ۷۶ پر انظر فی ذلک لنفسک کا ترجمہ کیا ''اور اپنے واسطے حجت تلاش کرنا'' اور اسی صفحہ پر لینظر فیه لدینه کا ترجمہ کیا ہے ''تا کہ اس میں وہ غور کرے''

یعنی بالکل اندھے کی لاٹھی جیسا ترجمہ، کیا بکا کیا کہا اس سے کچھ مطلب نہیں بس فقہ حنفی کی ناہمواری ظاہر ہونی چاہیے۔

(۱۰) ص ۸۲ پر یہ عبارت ہے۔

''والمذهب الواحد بلاشک لایحتوی علی کل احادیث الشریعة الا ان قال صاحب اذا صح الحدیث فهو مذهبی''

ناظرین اس کا دلچسپ مگر جناتی اردو والا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں، مولانا ترجمہ فرماتے ہیں۔

''یقیناً کوئی مذہب بھی تمام احادیث شریعت پر حاوی نہیں ہوسکتا چہ

جائیکہ یہاں تک کہ (امام) صاحب المذہب نے کہہ دیا کہ جب بھی حدیث صحیح مل جاوے تو وہی میرا مذہب ہے"

اس دلچسپ ترجمہ پر سردست میں اپنی گفتگو ختم کرتے ہوئے مولانا جے پوری کی بے ایمانی کے دوچار منظر سے ناظرین کو محظوظ کرنا چاہتا ہوں۔

(۱۱) ص ۷ ۴ ۳ فتح الباری کی یہ عبارت نقل کی ہے۔

"وفی هذا الوقت ظهرت البدع ظهور ا فاشیا الی قوله وتغیرت الاحوال تغیر اشدید ا"

اور اس کا ترجمہ کیا ہے۔

"اور اسی وقت سے بدعتیں پھیلنے لگیں اور (دین میں) بہت کچھ تغیر (تقلید سے) واقع ہوگیا"

مولانا جے پوری نے اپنی غیر مقلدانہ دیانت سے کام لیتے ہوئے اس عبارت میں جو دین اور تقلید بریکٹ میں اضافہ کردیا ہے، یہ ان کی بے ایمانی کی اور مقلدین سے عداوت کی بدترین مثال ہے، اس عبارت کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔

"اور اس وقت بدعتیں ظاہر ہوئیں اور حالتوں میں شدید تغیر واقع ہوا"

حافظ ابن حجر (جو خود شافعی المذہب اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں، نے نہ تقلید کا ذکر کیا ہے اور مقلدین کا، مگر ہمارے جے پوری صاحب اپنی کامل دیانت سے کام لے کر ان کے اس کلام کو مقلدین اور تقلید کے رد میں پیش کررہے ہیں۔

آسماں راحق بود گر خوں ببارد بر زمین

ص ۱۴۳ میں شیخ جیلانی نے یہ کلام نقل کیا ہے۔

"قیل للشیخ الجیلانی هل کان له ولیا علی غیر اعتقاد احمد

بن حنبل فقال ما کان ولا یکون"

اوراس کا جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے۔

''حضرت پیران پیر سے پوچھا گیا کہ حنبلی مذہب والوں کے سوااور مذہب میں کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں فرمایا نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہوں گے''

حالانکہ سوال مذہب کے بارے میں نہیں ہے عقیدہ کے بارے میں ہے، عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔

''شیخ جیلانی سے پوچھا گیا کہ احمد کے عقیدہ کے خلاف رہ کر کوئی ولی ہوا ہے تو آپ نے فرمایا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا''

عقیدہ کے بابت سوال کو مذہب کے بارے کا سوال بنا کر مولانا جے پوری نے دیانت وامانت کو منہ چڑایا ہے۔

مولانا اس بے ایمانی سے ثابت کرنا کیا چاہتے ہیں؟ شاید ناظرین کا ذہن وہاں تک نہ پہونچے، چونکہ اولیاء اللہ کی بیشتر تعداد فقہ حنفی کی پابند تھی اور مذہب حنفی پر عامل تھی، یہ ایک ایسی نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ جس کا انکار ان کے لیے ممکن نہیں جن کے قلوب علم وتحقیق اور دیانت وامانت اور عدل وانصاف کے نور سے جگمگا رہے ہیں۔ غیر مقلدین کو جن کو فقہ حنفی سے حسد وجلن ہے اور مذہب حنفی سے کڑھن ہے۔ یہی بات کھٹکتی رہتی ہے، جب ان کے خیال میں حنفی مذہب کو کتاب وسنت سے واسطہ نہیں ہے تو پھر اولیاء اللہ کی جماعت آخر اس مذہب کی گرویدہ وفریفتہ کیوں رہی ہے، اوران کا مذہب حنفی کیوں رہا۔

تو اب صاحب نظر قسم کے غیر مقلد عالموں نے اس بات پر پورا زور صرف کرنا شروع کر دیا کہ امام احمد مذہب کے خلاف جس کا مذہب تھا وہ اللہ کا ولی ہو ہی نہیں سکتا اوراس کیلئے شیخ جیلانی کی ان کے مطلب کے لئے غیر مفید عبارت کو تحریف

معنوی کی خراد پر چڑھا کر اپنے لئے مفید مطلب بنانے کی سعی نا مشکور کی جانے لگی، اور جہالت و بے ایمانی کے پورے ہتھیار سے لیس ہو کر یہ فریضہ انجام دیا گیا۔

مگر ان حضرات نے اس پر قطعاً غور نہیں کیا کہ امام احمدؒ کے مذہب کے علاوہ صرف حنفی مذہب نہیں ہے بلکہ شافعی و مالکی مذہب بھی ہیں تو کیا ان دونوں مذہبوں کے ماننے والوں میں بھی کوئی ولی اللہ نہیں گزرا؟ برا ہو فقہ حنفی اور مذہب حنفی سے عداوت و بغض کا کہ آدمی عقل سے بالکل پیدل ہی ہو جاتا ہے، اچھا اگر مذہب حنبلی کے علاوہ کہیں کوئی ولی اللہ نہیں گزرا تو اس سے ان غیر مقلدین لامذہبین کو کیا فائدہ حاصل ہوا کیا مذہب حنبلی میں ولی اللہ کے گزرنے اور پائے جانے سے ان کی کھیتی لہلہا اٹھی اور ولایت الٰہیہ کی انکی وادی غیر ذی ذرع میں بہار آ گئی؟ اللہ کے ولیوں کا گزر اگر صرف مذہب حنبلی میں تسلیم کرلیا جائے تو بھی تو ولیوں کا گروہ مقلدین ہی میں رہا غیر مقلدین کی کھیتی تو سوکھی کی سوکھی ہی رہی، انکو اس سے کیا نفع حاصل ہوا۔ (جاری)

(یہاں پر قسط اول ختم ہوئی آگے قسط دوم شروع ہوتی ہے)

گزشتہ گفتگو میں واضح کیا گیا تھا کہ مولانا محمد یوسف جے پوری کی کتاب حقیقۃ الفقہ جس کو بقول مولانا مقتدی حسن ازہری ریکٹر جامعہ سلفیہ بنارس فقہ حنفی کی ناہمواریوں کو ظاہر کرنے کیلئے مصنف نے لکھی تھی اس سے فقہ حنفی کی ہمواری کیا ظاہر ہوتی اس کتاب سے خود مولانا محمد یوسف کی جہالت آشکارا ہوتی ہے، میں نے متعدد مثالوں سے واضح کیا تھا کہ مولانا جے پوری کو معمولی عربی بھی نہیں آتی تھی، نحو و صرف سے مولانا جاہل تھے عربی کی بہت واضح اور سادہ عبارتیں نہ مولانا سمجھ پاتے تھے اور نہ ان کا صحیح ترجمہ کر سکتے تھے، آج کی صحبت میں میں مزید کچھ مثالوں سے مولانا کی جہالت اور قابلیت واضح کروں گا۔

(۱) حجۃ اللہ البالغہ سے مولانا نے یہ عبارت نقل کی ہے۔

وقال لم يزل الناس يسئلون من اتفق من العلماء .الخ

اوراس کا یہ دلچسپ ترجمہ کیا ہے۔

''کہا شیخ عزالدین عبد السلام نے ہمیشہ سے لوگ اس پر تھے کہ علماء کے متفق فتوی دریافت کرتے'' ص ۸۰

یہ ہے مولانا جے پوری کی قابلیت کا ایک عظیم شاہکار اور اس قابلیت پر فقہ حنفی سے پنجہ آزمائی کا شوق ہے مولانا جے پوری کو، اور مجتہد بننے کا بھی اسی قابلیت پر شوق ہے، جو شخص معمولی عربی عبارت کا بھی صحیح ترجمہ نہ کر سکے وہ غیر مقلدوں کی دنیا میں ''صاحب نظر عالم'' کہلاتا ہے، ناظرین کرام اس عبارت کا صحیح ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

''کہا شیخ عزالدین عبدالسلام نے ہمیشہ سے لوگوں کا معمول یہی تھا کہ جس کسی سے بھی ہوتا مسائل معلوم کرلیا کرتے تھے''

دونوں ترجموں کا ناظرین فرق ملاحظہ فرما کر مولانا جے پوری کی قابلیت کی داد دیں۔

(۱۲) مولانا جے پوری نے ایضاح الحق الصریح سے یہ فارسی عبارت نقل کی ہے۔

وارادہ وتقلید شخصے معین از مجتہدین ومشائخ درارکان دین لازم نے الخ

اوراس کا ترجمہ یہ کیا ہے

''اور مرید ہونا اور مقلد ہونا کسی شخص معین کا مجتہدوں اور مشائخوں سے ارکان دین میں نہیں ہے '' ص ۸۱

''درارکان دین لازم نے'' کا مولانا کے نزدیک خط کشیدہ جملہ ترجمہ ہے، مولانا یا تو فی الواقع اس عبارت کا صحیح مفہوم نہیں سمجھ سکے ہیں، یا قصداً انہوں نے یہ

تحریفی ترجمہ کیا ہے۔ بات جا ہے جو ہو مولانا کی شبیہ بگڑ ہی کر سامنے آتی ہے، ناظرین کرام اس عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہوگا۔

''اور مرید ہونا اور مقلد ہونا کسی شخص کا مجتہدوں اور مشائخوں میں ارکان دین میں لازم نہیں ہے''

ارکان دین میں کسی چیز کا نہ ہونا اور مفہوم رکھتا ہے اور ارکان دین میں کسی چیز کا لازم نہ ہونا اور مفہوم رکھتا ہے، اہل علم اس فرق کو خوب سمجھتے ہیں، مگر میں عوام کے لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ارکان دین میں سے کسی چیز کے نہ ہونے کا مطلب تو بالکل ظاہر ہے اور وہ یہ کہ اس کا دین کے ارکان سے کوئی تعلق نہیں، اور دین کے ارکان میں سے لازم نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا تعلق دین کے ارکان ہی میں سے ہے مگر یہ تعلق لزوم اور وجوب کا نہیں ہے، صاحب ایضاح کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے مرید ہونا اور کسی شخص معین کی تقلید کرنا اس کا تعلق بھی ارکان دین ہی سے ہے مگر اس کا درجہ لازم اور واجب کا نہیں ہے، بلکہ استحباب واستحسان کا ہے۔ کتاب کا مصنف نہ تو یہ کہنا چاہتا ہے اور تقلید اور پیری و مریدی کو ارکان دین میں سے قرار دیتا ہے اگر چہ درجہ وجوب ولزوم میں نہیں بلکہ استحباب واستحسان کے درجہ میں اور مولانا جے پوری اپنی غیر مقلدانہ ذہنیت کے پیش نظر اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ یہ چیزیں دین کے ارکان میں سے نہیں، غیر مقلدیت اور جہالت و بے ایمانی میں کتنا قرب ہے، ناظرین اندازہ کریں۔

(۱۳) مولانا جے پوری درج ذیل عبارت کا ترجمہ فرماتے ہیں۔

وهذا كله نفي للتقليد و ابطال لمن فهمه وهدى لرشده

ابن عبد البر کہتے ہیں کہ اس میں تقلید کی تردید اور ابطال ہے جو فہم رکھتا ہے اور ہدایت نصیب ہوئی اسے سمجھتا ہے۔ ص ۸۴

اہل علم غور فرمائیں کہ لمن فهمه وهدى لرشده کا یہی ترجمہ ہوگا اگر مولانا نے عبارت کو سمجھ کر ترجمہ کیا ہوتا تو اس کا ترجمہ یہ کرتے۔

ابن عبد البر کہتے ہیں کہ اس میں تقلید کی تردید و ابطال ہے اس کے لئے جس نے اس کو (یعنی میری تحقیق کو) سمجھا اور اسے ہدایت ملی۔

(۱۴) مولانا بل الدليل اقتضى العمل بقول المجتهد فيما احتاج اليه کا ترجمہ فرماتے ہیں۔

''بلکہ دلیل کا مقتضی تو یہ ہے کہ خواہ کوئی سا مجتہد ہو، اس کے قول پر جس مسئلہ میں حاجت پڑے کیا جائے۔ ص ۸۵

یہ کون سی اردو ہے۔ ''اور خواہ کوئی سا مجتہد'' کس کا ترجمہ ہے۔

(۱۵) ''واجمع الصحابة على ان من استفتى ابابكر و عمر اميرى المومنين فله ان يستفتى اباهريرة ومعاذ بن جبل و غير هما من غير نكير'' ترجمہ فرماتے ہیں۔

''اور متفق ہو گئے صحابہ اس پر کہ جو فتویٰ پوچھے دونوں مومنوں کے سردار ابو بکر اور عمر سے تو اسے روا ہے کہ فتویٰ پوچھے ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل وغیرہ سے اور بلا کھٹکے ان کے قولوں پر عمل کرے''

ناظرین کرام خط کشیدہ عبارت اس عربی عبارت کے کس جزو کا ترجمہ ہے۔ کسی غیر مقلد عالم سے پوچھ کر ہمیں مطلع فرمادیں۔

اور دوسرا سوال غیر مقلدوں سے یہ بھی کرلیں کہ کیا بلا کھٹکے صحابہ کرام کے قولوں پر عمل کرنا مذہب غیر مقلدیت میں جائز ہے؟ تو پھر ان سے اس پر ایک تحریر لے لیں۔

(۱۶) مولانا جے پوری درج ذیل عبارت کا ترجمہ فرماتے ہیں۔ ''بل اوجب علم

الدين بما بعث به سيدنا محمدا صلی اللہ علیه وسلم و العمل بشریعته''

''بلکہ ان پر اس بات پر ایمان لانا واجب کیا ہے جس کے لئے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور عمل کرنا ان کی شریعت پر''ص ۸۶

کیا کوئی غیر مقلد عالم بتلائے گا کہ مولانا نے اس عبارت کا صحیح ترجمہ کیا ہے؟ اوجب علم الدین کا ترجمہ ایمان لانا واجب کیا ہے'' کرنا کتنی بڑی جہالت ہے، مگر غیر مقلدوں کا ہر جاہل بھی مجتہد ہی بننے کا شوق رکھتا ہے۔

(۱۷) فی کل ما یاتی ویذر. کا یہ دلچسپ ترجمہ کیا

''ہر کام خواہ وہ کرنے کا ہو یا چھوڑنے کا''

جس جاہل کو کل ما یاتی وما یذر کا مفہوم بھی معلوم نہ ہو وہ داد اجتہاد دینے کو تیار ہے اور ''حقیقۃ الفقہ'' لکھ کر فقہ کی ناہمواری ظاہر کرنے کا شوق پالے ہوئے ہے۔

(۱۸)''وما امرنا باتباع مذهب من المذاهب راسًا فضلا عن اتباع مذهب معين'' کا ترجمہ فرماتے ہیں

اورنہیں حکم دیئے گئے ہیں ہم کہ تابعداری کریں مذہبوں میں سے خاص کر کسی مذہب کی''

غیر مقلدین علماء سے گذارش ہے کہ وہ بتلائیں کہ کیا مولانا جے پوری کا یہ ترجمہ محرفانہ اور غلط نہیں ہے، ناظرین اس عبارت کا پہلے صحیح ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

''اور ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے کہ کسی بھی مذہب کی اتباع کریں کسی مذہب معین کی بات تو الگ رہی''

مولانا نے خط کشیدہ ترجمہ کس عبارت کا کیا ہے؟ اور ''خاص کر'' کیا فضلا عن کا ترجمہ ہے؟ اور پھر مولانا جے پوری نے جو یہ فرمایا ہے کہ مطلب یہ ہے اللہ اور اس کے رسول نے چاروں مذہبوں میں سے کسی مذہب کی اتباع کا حکم نہیں دیا

ہے۔

مولانا کا یہ مطلب اس عبارت کے کس جزو سے ثابت ہوتا ہے۔

میں مولانا جے پوری سے پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ اور اس کے رسول نے مذہب غیر مقلدیت کا حکم دیا ہے، یا مذہب سلفیت کا حکم دیا ہے؟ غیر مقلدیت اور سلفیت کی اتباع کا حکم کتاب وسنت میں کہاں ہے؟ اور غیر مقلدین یہ بھی بتلائیں کہ کس حنفی، شافعی، مالکی، یا حنبلی نے اس کا دعویٰ کیا ہے کہ مذہب حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی مذہب کی اتباع کا حکم خدا اور رسول نے دیا ہے؟

دراسات اللبیب کی اس عبارت کا حاصل تو یہ ہے کہ اللہ ورسول نے خاص اور غیر خاص کسی بھی مذہب کی اتباع کا حکم نہیں دیا ہے۔ مگر جے پوری صاحب یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ ورسول نے عام طور پر تو کسی مذہب کی اتباع کا حکم دیا ہے مگر خاص کر کسی مذہب کی اتباع کا حکم نہیں دیا ہے۔ واہ رے مولانا کی دیانت وامانت اور قابلیت وشرافت۔

(۱۹) مولانا جے پوری امام داؤد ظاہری کے اس کلام ''انظروا فی امر دینکم'' کا یہ فاضلانہ ترجمہ کرتے ہیں۔

''اور اپنے دین کے معاملہ میں حجت تلاش کرو معصوم نبی کریم ﷺ کی'' ص ۹۵

یقین جانئے کہ مولانا کی اس عربی دانی پر طبیعت عش عش کر کے رہ گئی ہے انظروا فی امر دینکم کا یہ لمبا چوڑا ترجمہ غیر مقلدین کی فیکٹری میں تیار ہوتا ہے ناظرین اس عبارت کا ترجمہ بس اتنا ہے۔

''تم لوگ اپنے دین کے معاملہ میں غور کرو''

(۲۰) ولم یات قرن بعد ذالک الا وھو اکثر فتنة واوفر تقلیداً

کا ترجمہ فرماتے ہیں۔ ''اور کوئی صدی ان کے بعد نہیں آئی مگر وہ ان سے زیادہ فتنہ میں تھے اور قوی تر تقلید میں'' ص ۹۷

یعنی ''صدی'' جس کو زمانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ مولانا کے نزدیک ذوی العقول کی ایک قسم ہے۔ اور بعد ذالک کا ترجمہ ''ان کے بعد'' مولانا کے نزدیک ہے، ہے کچھ اس جہالت وحماقت کی انتہاء، ناظرین صحیح ترجمہ ملاحظہ فرمالیں۔

اور اس کے بعد کوئی صدی نہیں گذری مگر اس صدی میں فتنہ زیادہ رہا اور تقلید کی کثرت زیادہ رہی۔

(۲۱) ص ۱۰۵ میں بل قدیکون کافرا کا ترجمہ ''بلکہ کافر ہی ہو جاتا ہے'' کر کے اپنی قابلیت وعلمیت کو عیاں وآشکارا کر دیا ہے۔

(۲۲) مولانا جے پوری کی قابلیت اور ان کی عُربی دانی ومجتہدانہ صلاحیت کا ایک شاہکار یہ بھی ملاحظہ فرمالیجئے، پہلے مولانا کی نقل کردہ عبارت دیکھئے۔

''قلت فان تعلمت الفقه قالوا تسال وتفتی الناس وتطلب للقضاء وان كنت شابا''.

اس کا ترجمہ جیسے کہ اہل علم جانتے ہیں یہ ہوگا۔

میں نے کہا اگر میں فقہ سیکھوں؟ تو لوگوں نے کہا کہ تم سے مسائل پوچھے جائیں گے اور تم لوگوں کو فتوی دو گے اور قضاء کیلئے تمہیں بلایا جائے گا اگرچہ تم نوجوان ہی ہو (یعنی اگرچہ تمہاری عمر کم بھی ہو) اور مولانا وان كنت شابا کا ترجمہ فرماتے ہیں۔

''اگرچہ تم ان سے بچنے والے ہو گے'' ص ۱۲۲

ناظرین بھی اس عربی دانی پر پھڑک گئے ہوں گے اور مولانا جے پوری کی اجتہادی صلاحیت کا انہوں نے بھرپور اندازہ کر لیا ہوگا، اور ان کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا

کہ اس کی کیا حقیقت ہے۔

شابا کا ترجمہ، اگرچہ تم ان سے بچنے والے ہوگے کرے اس کا شمار جماعت غیر مقلدین میں ''اہل نظر عالم'' میں ہوتا ہے۔

(۲۳) ص ۲۲۴ میں ایک عبارت میں یہ جملہ آیا ہے۔

''فجادبت احادیث الشریعة بعضها بعضاً''

مولانا جے پوری نے اس کا ترجمہ کیا ہے ''بعض حدیثیں بعض کے خلاف ہوئیں''

اہل علم غور فرمائیں کہ جے پوری صاحب کی علمی وعربی استعداد کتنی پختہ ہے، اس عبارت کا صحیح ترجمہ کچھ یوں ہوگا۔

''پس شریعت کی احادیث میں بعض بعض سے متفق ہوئیں''

(۲۴) ص ۱۴۸ میں حجۃ اللہ البالغہ سے ایک عبارت نقل کی ہے جس میں جملہ وارد ہوا ہے۔

''وانما الحق ان اکثرھا اصول مخرجة علی قولھم''

اور اس کا یہ غیر مقلدانہ ترجمہ کیا ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ اکثر ان اصول وقواعد سے ایسے ہیں کہ من گھڑت ہیں اور ان پر تھوپے گئے ہیں۔

اس ترجمہ سے نہ صرف یہ کہ غیر مقلدین کی علمیت وقابلیت آشکارا ہوتی ہے بلکہ ان کی بددیانتی وبے ایمانی کا بھی اظہار ہوتا ہے، اور محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے تحریف وغلط بیانی کی کسی یہودی درسگاہ میں تمرین حاصل کی ہے۔

(۲۵) ''ومذھب کل مجتهد ماقال ولم یرجع عنه کا ترجمہ کیا ہے۔

''ہر وہ مسئلہ جس کو کسی شخص نے امام کے قول سے مستنبط کیا ہے اس کا مذہب ہوسکتا ہے''

ناظرین غور فرمائیں کہ اس عبارت کے اس ترجمہ کی داد کن الفاظ میں دی جائے اس کا صحیح ترجمہ یہ ہوگا۔

''ہر مجتہد کا مذہب وہ قول ہوتا ہے جس سے اس نے رجوع نہ کیا ہو''۔

کہاں اس عبارت یہ ترجمہ اور کہاں مولانا والا وہ غیر مقلدانہ و مجتہدانہ ترجمہ، ناظرین دونوں کا فرق ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۶) ص ۱۶۵ میں **الشریعة مالاتدرک لولا خطاب الشارع** کا ترجمہ کیا ہے۔

''شریعت خطاب شارع ہی کا ہے اور بس''

جبکہ اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔

''شریعت وہ چیز ہے کہ اگر شارع کا خطاب نہ ہوتا تو اسے جانا نہیں جا سکتا تھا''

(۲۷) ص ۱۷۵ پر میزان شعرانی سے امام شافعی کا یہ قول نقل کیا ہے۔

وکان الشافعی یقول الحدیث علی ظاهره لکنه اذا احتمل عدة معان فاولاها ماوافق الظاهر.

اور اس کا یہ فاضلانہ ترجمہ کیا ہے۔

''امام شافعی فرماتے تھے کہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر ہے لیکن جب اس میں دور سے معانی کا احتمال پیدا کر دیا جائے تو لائق عمل وہی معنی ہے جو ظاہر ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کا یہ ترجمہ بھی اندھے کی لاٹھی والا ہے۔

اور مولانا جے پوری کی جہالت کا آئینہ دار، ناظرین کرام اس عبارت کا صحیح ترجمہ ملاحظہ فرمائیں اور اس صاحب نظر غیر مقلد عالم کی جہالت عقل وخرد اور دیانت کی داد دیں، امام شافعی کے اس کلام کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔

''امام شافعی فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کو ظاہر پر رکھا جائے گا لیکن اگر حدیث میں متعدد معنی کا احتمال ہو تو اولی معنی وہ قرار پائے گا جو ظاہر ''حدیث'' کے موافق ہوگا''

حضرت امام شافعی کہنا کیا چاہتے ہیں اور جے پوری صاحب اپنے اس غلط اور تحریفی ترجمہ سے بتلانا کیا چاہتے ہیں ناظرین دونوں ترجمہ میں غور فرما کر خود فیصلہ کرلیں۔

(۲۸) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت کے اس ٹکڑے کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

''وغرور ھو لأ شد کثیرا واقبح من غرور من قبلھم''

صاحب نظر جے پوری صاحب اس کا ترجمہ فرماتے ہیں۔

''ان لوگوں نے پہلے لوگوں سے جن کا ذکر ہو چکا سخت دھوکا کھایا ہے اور برے پھنسے ہیں'' ص ۱۳

اہل علم داد دیں اس فاضلانہ ترجمہ کی، مولانا جے پوری کے اس عالمانہ وفاضلانہ ترجمہ سے دنیائے غیر مقلدیت یقیناً پھڑک اٹھی ہوگی، ناظرین کرام اس عبارت کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔

''ان لوگوں کا دھوکا پہلے لوگوں سے زیادہ شدید اور زیادہ قبیح ہے''

مولانا جے پوری کی یہ کتاب ''حقیقۃ الفقہ'' جس کا دنیائے غیر مقلدیت میں بڑا نام ہے اس کی پوری حقیقت یہی ہے جس کا مشاہدہ ناظرین کرتے چلے

آ رہے ہیں، لفظ لفظ سے مولانا جے پوری کی جہالت آشکارا ہے، اور لطف یہ ہے کہ کتاب کا یہ نسخہ جس سے میں حوالہ پیش کر رہا ہوں، تصحیح ونظر ثانی کے بعد چھاپا گیا ہے، الکتاب انٹرنیشنل جامعہ نگرنئی دہلی نمبر ۲۵ نے اس کو شائع کیا ہے اور باعث تعجب بات تو یہ ہے کہ اس نسخہ کی تصحیح اور اس پر نظر ثانی غیر مقلدوں کے مشہور عالم مولانا داؤد صاحب راز نے کی ہے اسی سے اندازہ لگتا ہے کہ غیر مقلدوں میں علم کی فراوانی کا کیا حال ہے

-

اور باوجود عقل وخرد اور علم وفہم کی اس کم مائیگی کے غیر مقلدوں کی جماعت کے وہ لوگ بھی جو سلفی کو سالف کی جمع بتلاتے ہیں میدان اجتہاد میں خم ٹھونک کر اترتے ہیں، اور امام احمد سے اعلیٰ اور افضل اپنے کو سمجھتے ہیں اور ہم تقلید نہیں کریں گے، کا نعرہ بڑے زور سے بلند کرتے ہیں، جہالت وسفاہت کی اس فراوانی کے باوجود مولانا محمد یوسف جے پوری کو ہمت وجرأت ہوئی کہ وہ فقہ حنفی کی ناہمواریوں کو ظاہر کرنے کے لیے ''حقیقۃ الفقہ'' لکھیں۔ **اللھم انی اعوذ بک من شرور النفس ومن سیأت الاعمال، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم**

(یہاں پر دوسری قسط ختم ہوئی آگے تیسری قسط شروع ہوتی ہے)

غیر مقلد عالم مولانا محمد یوسف جے پوری نے فقہ حنفی کی نا ہمواریوں کو ظاہر کرنے کے لیے ''حقیقۃ الفقہ'' کے نام سے ایک سلفی و بدعت شکن کتاب نہایت قابلیت سے تحریر فرمائی تھی، مولانا جے پوری نے جس قابلیت سے اس کتاب کو تصنیف کیا تھا زمزم کے ناظرین کرام اس کا نمونہ گذشتہ دوقسطوں میں ملاحظہ فرما چکے ہیں، مولانا جے پوری کی علمی قابلیت کا اظہار ان دوقسطوں میں اچھی طرح ہو چکا ہے، اور ناظرین کے علم میں یہ بات آچکی ہے کہ مولانا جے پوری جن کو حنفی فقہ کی ناہمواریوں کو ظاہر کرنے کا شوق تھا، وہ عربی زبان کی معمولی شدبد سے بھی محروم تھے، معمولی

معمولی عربی عبارت کا ترجمہ کرنے سے بھی عاجز تھے، مگر جرآت وہمت کا عالم یہ تھا کہ وہ فقہ حنفی سے پنجہ آزمائی کر رہے تھے وہ ہی فقہ حنفی جس کے بارے میں اونچے درجہ کے اہلحدیث عالموں کا یہ اعتراف تھا کہ:

"اہلحدیث یا غیر مقلدین کے یہاں فقہ حنفی کو علوم میں بہت اونچا درجہ حاصل ہے ان کے مدرسہ میں یہ باقاعدہ پڑھائی جاتی ہے، ان کے نصاب تعلیم میں داخل ہے قدوری سے لے کر ہدایہ تک تمام کتابیں بالالتزام طلباء کو پڑھائی جاتی ہیں ان کے یہاں اسے مسائل کا بہت بڑا [illegible] سمجھا جاتا ہے وہ فقہ کے مسائل پر عمل کرتے ہیں اور قرآن وحدیث کو سمجھنے کیلئے اس کی تعلیم ضروری سمجھتے ہیں"

(الاعتصام ص ۴ کالم: ۲ ، ۹ فروری، ۱۹۶۲ء)

اور جس فقہ حنفی کی مشہور ترین کتاب ہدایہ کے بارے میں میاں صاحب شیخ الکل فی الکل رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھا ہے کہ:

"آخر عمر میں انہوں نے اپنے ذمہ صرف قرآن وحدیث اصول حدیث اور ہدایہ کو خاص کر لیا تھا" (ص ۲۹۵ الحیات بعد الممات)

اسی فقہ حنفی کی ناہمواریوں کو ظاہر کرنے کیلئے جے پوری صاحب نے "حقیقۃ الفقہ" لکھی،

اگر مولانا جے پوری نے اس کی ہمت (اپنی اسی قابلیت کے بل بوتے پر جس کا نمونہ زمزم کے قارئین گزشتہ دوقسطوں میں دیکھ چکے ہیں) کر ہی لی تھی تو اہلحدیث ہونے کے ناطے یا مسلمان ہونے کے ناطے کم ازکم امانت ودیانت کے گلے پر چھری پھیرنے سے تو پرہیز کرنا چاہئے تھا، سچائی کے ہتھیار سے لیس ہو کر میدان میں کودتے، مگر قارئین یہ جان کر حیرت زدہ رہ جائیں گے کہ مولانا محمد یوسف جے پوری فقہ حنفی کی ناہمواریوں کو ظاہر کرنے کا حوصلہ رکھنے والے اور حقیقۃ الفقہ لکھنے

والے نے اس کتاب میں کذب ودروغ گوئی بے ایمانی اور بددیانتی کا وہ مثالی ریکارڈ قائم کیا ہے جس کی نظیر خود دنیائے غیر مقلدیت میں ڈھونڈنے سے کم نظر آئے گی۔ آج کی اس صحبت میں ہم ناظرین کرام کو اسی کا تماشا دکھائیں گے۔ اس مختصر سے مضمون میں مولانا جے پوری کی ایک ایک بات کا تو محاسبہ کرنا ممکن نہیں ہے مگر دیگ کے چند دانوں سے پوری دیگ کی حالت کا اندازہ کر لینا کسی کم پڑھے لکھے اور معمولی انسان کے لئے بھی مشکل نہیں ہوتا۔ میں قرآن کے الفاظ **تلک عشرة کاملة** کو سامنے رکھ کر دنیائے غیر مقلدیت کو چیلنج کرتا ہوں کہ ان دس مثالوں میں مولانا جے پوری کی دیانت وامانت کو دلیل سے ثابت کریں۔

(۱) مولانا جے پوری لکھتے ہیں:

''امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی احادیث ضعیف ہیں'' ص ۲۵۱ اور حوالہ دیا ہے شرح وقایہ ص ۱۰۸ اور ۱۰۹ کا۔

قارئین کرام شرح وقایہ کوئی نایاب نہیں ہر جگہ اور ہر مدرسہ میں دستیاب ہونے والی کتاب ہے، میرا دعویٰ ہے کہ جے پوری صاحب نے یہ سفید جھوٹ بولا ہے اور شرح وقایہ پر بہتان تراشی کی ہے، مولانا جے پوری تو اس دنیا سے اپنے اچھے برے اعمالنامہ کے ساتھ جا چکے، اب غیر مقلدوں کا کوئی عالم اٹھے شرح وقایہ سے اس کی اصل عبارت پیش کر کے میرے دعویٰ کو غلط ثابت کرے۔

اگر کسی کو اس کا زعم ہے کہ یہ بات شرح وقایہ کے ترجمہ میں ہے تو عرض یہ ہے کہ شرح وقایہ کا وہ ترجمہ کس کا ہے اور مولانا جے پوری کی بات شرح وقایہ کی کس عبارت کا ترجمہ ہے، وہ اصل عبارت شرح وقایہ میں کہاں ہے؟

میں صدفی صد یقین رکھتا ہوں کہ کوئی غیر مقلد عالم اصل شرح وقایہ سے مولانا جے پوری کے اس سفید جھوٹ کو سچ نہیں ثابت کر سکتا۔

(۲) اسی شرح وقایہ کے حوالہ سے مولانا جے پوری نے یہ بات بھی لکھی ہے
''حضرت ابن عمرؓ کا اثر فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے کا ضعیف ہے''(ایضا)

میں قارئین کو یقین دلاتا ہوں کہ مولانا جے پوری کا یہ کلام بھی سوفی صد جھوٹ ہے، اور کوئی غیر مقلد ہمت نہیں کرے گا کہ شرح وقایہ سے اصل عربی عبارت پیش کر کے مولانا جے پوری کو سچا ثابت کرے۔

(۳) شرح وقایہ ہی کے حوالہ سے مولانا جے پوری نے یہ بھی لکھا ہے:
حضرت علی کا قول بھی منع فاتحہ میں ضعیف ہے باطل ہے۔
(شرح وقایہ ص ۱۰۹) ص ۲۵۱

مولانا کا یہ کلام بھی دروغ بے فروغ ہے، شرح وقایہ میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے، اگر کسی میں ہمت ہو تو شرح وقایہ کی اصل عبارت پیش کر کے مولانا کو سچا ثابت کرے۔

(۴) مولانا جے پوری نے شرح وقایہ ہی کے حوالہ سے یہ جھوٹ بھی گڑھا ہے، فرماتے ہیں: اذا کبر الامام فکبروا الخ والی حدیث ضعیف ہے، (ایضا) اور حوالہ دیا ہے شرح وقایہ ص ۱۱۰ کا ص ۲۵۱،

میں اہل علم حضرات سے گذارش کروں گا کہ وہ شرح وقایہ کھنگال ڈالیں انہیں مولانا جے پوری کی اس من گھڑت بات کا کہیں وجود نہیں ملے گا اگر کسی غیر مقلد میں ہمت ہو تو اصل عبارت پیش کر کے دکھلائے۔

یہ ایک موضوع سے متعلق ایک ہی سانس میں چار جھوٹ مولانا جے پوری کی علمی ثقاہت و دیانت کا ایک عجیب و غریب نمونہ ہے، جس سے قارئین یقیناً حیرت زدہ ہوں گے۔

(۵) مولانا جے پوری لکھتے ہیں:

''انی وجھت الخ ''نماز کے اندر پڑھنا مسنون ہے (ابو یوسف) شرح وقایہ ص ۹۴۔

مولانا نے حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف شرح وقایہ کے حوالہ سے جو بات منسوب کی ہے اس کا اس شرح وقایہ میں کہیں وجود نہیں ہے۔

صاحب شرح وقایہ پر غلط الزام لگاتے ہوئے مولانا کو ذرا بھی شرم نہیں آئی، شرح وقایہ میں تو صاف صاف یہ لکھا ہے:

ثم یثنی ولا یوجہ اراد بالثناء سبحانک اللہ الی آخرہ والتوجہ قرأۃ انی وجھت وجھی الایۃ بعد التحریمۃ (ص ۱۱۴ ج ۱)

یعنی تحریمہ کے بعد سبحانک اللھم والی دعا پڑھے انی جھت وجھی والی دعا نہ پڑھے شرح وقایہ میں صرف یہی قول مذکور ہے، مگر مولانا جے پوری دن کے اجالے میں یہ سفید جھوٹ بول رہے ہیں کہ شرح وقایہ میں یہ لکھا ہے کہ امام یوسف کا قول ہے کہ انی وجھت والی دعا نماز میں پڑھنا مسنون ہے۔

کیا اہل حدیث علماء اخلاق و کردار کی اس سطح پر اتر آئے ہیں کہ صریح و دروغ گوئی میں بھی ان کو شرم نہیں آتی۔

مولانا جے پوری نے اس مسئلہ کے لئے منیۃ المصلی کا بھی حوالہ دیا ہے، مگر ان کی خیانت یہ ہے کہ منیۃ المصلی میں جو اصل مسئلہ ہے اس کا اخفاء کیا ہے، اور جو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول مذکور ہے صرف اس کو ظاہر کیا ہے دوسری خیانت یہ کی ہے کہ اس کی نسبت امام ابو یوسف کی طرف اس طرح کی ہے کہ گویا منیۃ میں یہ تصریح ہے کہ امام ابو یوسف نے انی وجھت وجھی کہنے کو مسنون قرار دیا ہے۔

منیۃ میں یہ مسئلہ اس طرح ہے۔

ثم یقول سبحانک اللھم الخ

پھر نماز پڑھنے والا **سبحانک اللھم** (آخر تک) پڑھے گا۔

ویقول انی وجھت وجھی الخ عند ابی یوسف

اور انی وجہت وجہی والی دعا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے۔ یعنی حنفیہ کے نزدیک جو اصل مسئلہ ہے وہ **سبحانک اللھم** پڑھنے کا ہے، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ انی وجہت والی دعا کو بہتر اور افضل قرار دیتے ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ **سبحانک اللھم** پڑھنا ان کے نزدیک مسنون نہیں ہے اور انی وجہت والی دعا پڑھنا مسنون ہے، بلکہ مسنون دونوں ہی دعائیں ہیں اس لئے کہ آنحضور اکرم ﷺ سے دونوں ہی دعائیں منقول ہیں البتہ حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک **سبحانک اللھم** پڑھنا اولی اور افضل ہے اور امام ابو یوسف کے یہاں انی وجہت والی دعا پڑھنا افضل ہے۔

(۶) مولانا جے پوری ہدایہ شرح وقایہ اور منیۃ سے یہ مسئلہ نقل کرتے ہیں:
صبح کی فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے۔ (ص ۲۵۳)

حالانکہ یہ بھی مولانا کا سفید جھوٹ ہے، اس طرح کا کوئی مسئلہ ان تینوں کتابوں میں سے کسی میں بھی منقول نہیں ہے، بلکہ ہدایہ میں تو صاف صاف لکھا ہے۔

واذا فاتته رکعتا الفجر لا یقضیھما قبل طلوع الشمس لانه یبقی نفلا مطلقا وھو مکروہ بعد الصبح.

یعنی اگر مصلی سے فجر کی سنت چھوٹ جائے تو طلوع آفتاب سے پہلے اس کی قضا نہیں کرے گا اس لئے کہ اب یہ دو رکعت محض نفل ہیں اور نفل پڑھنا صبح کی نماز کے بعد مکروہ ہے۔

اس صراحت کے باوجود جے پوری صاحب ہدایہ کی طرف یہ بات منسوب کر رہے ہیں، کہ صبح کی فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے، آخر جھوٹ کی بھی کوئی حد

ہے۔

اور شرح وقایہ میں یہ مسئلہ اس طرح لکھا ہے۔

وان فاتت سنة الفجر فان فاتت بدون الفرض لايقض قبل طلوع الشمس و كذا بعد الطلوع.

یعنی اگر فجر کی سنت فوت ہو جائے تو اگر یہ سنت بلا فرض کے فوت ہوئی ہے (یعنی فرض تو پڑھ لیا ہے مگر فجر کی سنت چھوٹ گئی ہے) تو نہ اس سنت کی آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے قضا کرے گا نہ طلوع ہونے کے بعد۔

شرح وقایہ میں تو صاف صاف یہ لکھا ہے مگر جے پوری صاحب وہ بات کہہ رہے ہیں جو میں نے ابھی ان کی کتاب سے نقل کیا ہے۔

شرح وقایہ اور ہدایہ کے بارے میں مولانا جے پوری کی اس غلط بیانی کے بعد یہ بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ منیہ کے بارے میں بھی مولانا نے جھوٹ بولا ہوگا بلکہ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ منیہ کا حوالہ بھی مولانا نے غلط دیا ہے، منیۃ المصلی میں اس مسئلہ کا وجود ہی نہیں ہے، اگر کسی غیر مقلد میں ہمت ہے تو منیہ سے یہ حوالہ عربی عبارت کے ساتھ نقل کر کے دکھلا دے۔

(۷) مولانا یوسف صاحب لکھتے ہیں:

"درمیانی قعدہ سے ہاتھ ٹیک کر اٹھنے میں مضائقہ نہیں" ہدایہ

یہ بھی مولانا یوسف جے پوری کے جھوٹ کا اعلیٰ شاہکار ہے کوئی بھی غیر مقلد مولانا کی اس بات کو ہدایہ کی اصل عربی عبارت نقل کر کے سچ ثابت نہیں کر سکتا، اگر کسی غیر مقلد میں ہمت ہے تو آگے بڑھے اور یہ کارنامہ انجام دے۔

ہدایہ میں مصلی کے رکعت پوری کرنے کے بعد کھڑے ہونے کی کیفیت کے بیان میں یہ صراحۃً مذکور ہے۔

ولایعتمد بیدیه علی الارض

یعنی زمین پر ٹیک لگا کر نہ کھڑا ہو۔

اور قعدہ اولیٰ کے بعد مصلی کیا کرے تو صرف اتنا لکھا ہے:

فاذا کان وسط الصلوۃ نھض اذا فرغ من التشھد.

یعنی وسط صلوۃ میں تشہد پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ غیر مقلدین کی فیکٹری میں جھوٹ کس طرح تیار کیا جاتا ہے۔

(۸) مولانا جے پوری ہدایہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''انگلی سے حرکت دینا بھی جائز ہے'' (ہدایہ ص ۳۹۰ ج ۱)

یہ بھی مولانا یوسف جے پوری کی سراسر غلط بیانی ہے، ہدایہ میں پورے تشہد کا بیان آپ پڑھ جایئے اس مسئلہ کا کہیں نام ونشان آپ کو نہیں ملے گا۔

(۹) مولانا جے پوری شرح وقایہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''تین میل تک کی مسافت میں قصر جائز ہے'' (حقیقۃ الفقہ ص ۲۵۵)

مولانا یوسف جے پوری کا یہ بھی دروغ بے فروغ ہے، شرح وقایہ کا ایک ایک صفحہ آپ پڑھ ڈالئے آپ کو کہیں ایسی عبارت نظر نہیں آئے گی جس کا یہ ترجمہ یا مطلب ہو شرح وقایہ میں وضاحت کے ساتھ سفر شرعی کی مقدار جس میں قصر جائز ہے تین شب و روز کی اوسط چال کی مسافت بتلائی گئی ہے۔

(۱۰) مولانا جے پوری نے ہدایہ، شرح وقایہ اور منیۃ المصلی کے حوالہ سے لکھا ہے۔

''وتر ایک رکعت بھی ہے'' (ص ۲۵۰)

مولانا جے پوری سے خدا سمجھے جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہوئے انہیں شرم نہیں

آتی وتر کے سلسلہ میں جو بات مولانا نے نقل کی ہے، ان تینوں کتابوں میں سے کسی ایک میں بھی اس کا نام ونشان نہیں، کاش مولانا جے پوری میں ذرا بھی خدا کا خوف ہوتا تو ایک سانس میں تین تین جھوٹ نہ بولتے، قارئین کرام ہدایہ میں وتر کے بارے میں جو بات مذکور ہے وہ یہ ہے۔

الوتر ثلث رکعات لایفصل بینهن بسلام لما روت عائشة انه علیه السلام کان یوتر بثلاث وحکی الحسن اجماع المسلمین علی الثلاث.

یعنی وتر تین رکعت ہے سلام سے فصل نہیں کیا جائے گا، حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے، اور حسن بصری سے منقول ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ تین رکعت وتر پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

ہدایہ میں یہ لکھا ہے اور مولانا کی گل افشانی وہ ہے جس کا ذکر اوپر ہوا، اور شرح وقایہ میں بھی صاف لکھا ہے۔

الوتر ثلث رکعات وتر تین رکعت ہے۔

اور منیۃ المصلی میں بھی یہی لکھا ہے منیہ کی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

الوتر ثلاث رکعات یقرأ الفاتحة والسورة فی جمیع رکعاتها ویقنت فی الثالثة قبل الرکوع (ص ۱۱۴)

یعنی وتر تین رکعت ہے، تمام رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھی جائے گی اور تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھے گا۔

ہم حیران ہیں کہ کتاب وسنت کا نام لینے والے اور اپنے کو اہلحدیث کہلوانے کا شوق رکھنے والے لوگ بھی کذب ودروغ گوئی میں اس قدر جرأت کا ثبوت دیں گے اور وہ بھی ان کتابوں کا نام لے کر جو عام طور پر متداول ہیں اور

کوئی شخص بھی ان کے صدق و کذب کو معلوم کرنے کیلئے بہت آسانی سے ان کتابوں کی طرف رجوع کرسکتا ہے۔

یہ تو میں نے ایک مضمون کے پیش نظر صرف دس مثالیں پیش کی ہیں ورنہ اس کتاب میں اس طرح کی کذب بیانیاں بہت ہیں، اور کتاب کی اس قدر و قیمت کے باوجود اہلحدیث حلقوں میں اس کی پذیرائی کا عالم یہ ہے کہ اس کے ایڈیشن پر ایڈیشن شائع ہو رہے ہیں اور فقہ حنفی کی ناہمواری ظاہر کرنے کے لیے اس کتاب کو اہلحدیث دنیا کا شاہکار سمجھا جاتا ہے۔ ناظرین اندازہ فرمائیں کہ غیر مقلدوں اور اہلحدیث کہلانے والوں میں علم کے فقدان کا حال کیا ہے کہ ان کا اعتماد اب مولانا جے پوری جیسے کم علم اور غیر فقیہ عالم کی کتاب ''حقیقة الفقه'' پر باقی رہ گیا ہے۔ وفی ذلک عبرة لاولی الابصار.

ناظرین کرام اگر آپ نے اس مضمون کو سنجیدگی سے پڑھا ہے تو آپ کو یقین ہوگیا ہوگا کہ مولانا جے پوری نے ان دس مسئلوں کے حوالوں میں دیانت و امانت کا گھلا گونٹ کر رکھدیا ہے اور جن کتابوں کی طرف ان دس مسئلوں میں نسبت کی ہے وہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے مگر آج بھی غیر مقلدوں کی شرم و حیاء اور عناد و تعصب کا عالم یہ ہے کہ اس حقیقت کے واشگاف ہوجانے کے باوجود بھی کہ مولانا جے پوری نہایت غیر ثقہ عالم تھے، جھوٹ بولنے میں ان کو ذرا بھی باک نہیں علم کی پونجی سے وہ محروم تھے، تقویٰ و ورع سے کوسوں دور تھے ان تمام حقائق کے واضح ہوجانے کے باوجود بھی ایک غیر مقلد ڈاکٹر صاحب ان کی اور ان کی اس کتاب ''حقیقة الفقه'' کی تعریف میں یوں لب کشا ہیں۔

''مولانا جے پوری رحمۃ اللہ ایک صاحب نظر عالم اور فقہ حنفی کی ناہمواریوں

سے واقف تھے انہوں نے ان مأخذ کی ایمانداری کے ساتھ مطبع و سال کی

نشاندھی فرمائی جہاں سے مقدمہ اور دونوں حصوں کے مسائل اخذ کئے تھے“
(مقدمہ ضمیر کا بحران)

اگر ایمانداری اسی کا نام ہے جس کا نمونہ مولانا جے پوری نے اپنی اس کتاب میں پیش کیا ہے تو ایمانداری کا لفظ لغت سے ختم کر دینا چاہئے، اور اگر صاحب نظر عالم مولانا جے پوری ہی جیسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جو عربی کی عام فہم عبارتوں کا صحیح ترجمہ بھی نہ کر سکیں تو مبارک ہے وہ جماعت جس میں ایسے صاحب نظر عالم پیدا ہوتے ہیں۔

خرد کا نام جنوں رکھدیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے